خطباتِ امین صفدر

حوالہ جات کی تخریج اور وضاحتی حاشیوں کے ساتھ

مناظر اسلام وکیل احناف وحید العصر

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ

جلد اوّل

جمع و ترتیب

محمد ظفر اقبال

مکتبۃ الحبیب

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ادارہ طباعت

خطبات امین صفدر

حوالہ جات کی تخریج اور وضاحتی حاشیوں کے ساتھ

مناظر اسلام وکیل احناف وحید العصر
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی
رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد اوّل

جمع و ترتیب

محمد ظفر اقبال

مکتبۃ الحبیب
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	خطباتِ امینؒ
صاحب خطبات	:	وکیل اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ
مرتب	:	محمد ظفر اقبال
طبع اول	:	اکتوبر ۲۰۰۲ء
تعداد	:	۱۱۰۰
کمپوزنگ	:	مولانا محمد مامون الحق ' جمشید روڈ نمبر ۱
ناشر	:	مکتبۃ الحبیب، بنوری ٹاؤن، کراچی۔
قیمت	:	
طابع	:	ادارۂ طباعت، ناظم آباد نمبر ۲ کراچی۔ فون 6683335 موبائل: 0333-2136180

ملنے کا پتہ

مکتبۃ الحبیب

نزد جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی-۵

e-mail: khutbat@hotmail.com

ہے اور عمل ان کا دیکھنا ہے۔ جو نبی کا عمل ہے وہ قرآن کی تفسیر ہے' جو صدیق کا عمل ہے وہ قرآن کی تفصیل ہے' جو شہید اور صالح کا عمل ہے وہ قرآن ہی کی تفسیر ہے۔ اس لئے اگر میری سمجھ میں ایسی بات آتی ہے جو صدیق کے خلاف ہے تو میں یہ نہیں کہونگا کہ صدیق کو قرآن سمجھ نہیں آیا بلکہ میں کہونگا کہ مجھے قرآن سمجھ نہیں آیا۔ اگر مجھے کوئی ایسی بات سمجھ آتی ہے قرآن پاک سے جو اکابر کو سمجھ نہیں آتی تو میں یہ نہیں کہونگا کہ اکابر قرآن کے خلاف ہیں میں یہ کہونگا کہ میری سمجھ قرآن کے خلاف ہے۔ اکابر کی سمجھ قرآن کے خلاف بالکل نہیں ہو سکتی۔

حیات النبی ﷺ

تو یاد رکھیں جب آثار حیات کے نظر آئیں تو حیات معلوم ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

الانبياء احياء فی قبورهم يصلون.

(مسند ابی یعلیٰ ...... ج ۳ ص ۳۷۹: مجمع الزوائد ...... ج ۸ ص ۲۱۱: شفاء السقام ...... ص ۱۳۴)

(حیات الانبیاء، البیہقی ...... ص ۳: جمع الفوائد ...... ج ۲ ص ۱۷۶)

''انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں حیات ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔''

اس بات میں کہ ہمارے نبی پاک ﷺ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ میں ہے کوئی کافر بھی انکار نہیں کرتا یا کرتے ہیں؟ اور دوسری بات اتنی مضبوط یہ کہ مدینہ پاک میں جو قبر پاک ہے (اس میں جو جسد اطہر ہے) کافر بھی مانتے ہیں کہ وہ دنیا والا ہے' خواب وخیال والا نہیں ہے' جو سیدہ آمنہ کے بطن مطہر سے پیدا ہوا وہی جس پر وحی نازل ہوئی' وہی جس نے ہجرت کی' وہی جسم جو معراج پر گیا وہی جسم روضہ پاک میں ہے۔ اب جب اس قبر میں حیات ہے تو یہی جسد اطہر'' فائز الحیات'' ہے۔ تو فرمایا:

الانبياء احياء فی قبورهم

پہلی بات یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں؟ تو دیکھیے جیسے سونے کے

بارے میں سناروں کی بات مانی جاتی ہے چماروں کی بات نہیں مانی جاتی۔ سنار کہتے ہیں کہ سونا صحیح اور کوئی چمار کہے کہ ملاوٹ شدہ ہے تو آپ سنار کی مانیں گے یا چمار کی؟ (سنار کی ...... سامعین) قانون کے بارے میں بات قانون دانوں کی مانی جاتی ہے کمہاروں کی نہیں مانی جاتی۔ اسی طرح حدیث میں محدثین کی بات مانی جاتی ہے اور محدثین نہ صرف یہ کہ اس کو صحیح کہتے ہیں بلکہ کہتے کہ یہ حدیث متواترات میں سے ہے۔[1]

---

(۱) ...... حافظ جلال الدین السیوطیؒ (المتوفی: ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

☆ ...... حياة النبی فی قبره وسائر الانبياء معلومة عندنا علماً قطعياً لما قام عندنا من الا دلة فی ذلك و تواترت به الاخبار. (فتاوی سیوطیؒ ...... ج ۲ ص ۱۳۷)

ترجمہ: ''آنحضرت ﷺ اپنی قبر مطہر میں حیات ہیں اور (اسی طرح دیگر) تمام انبیاء کی حیات (اپنی قبروں میں) ہمارے نزدیک قطعی طور پر ثابت ہے کیونکہ اس پر ہمارے نزدیک دلائل قائم ہیں اور احادیث اس باب میں تواتر (قدر مشترک) تک پہنچ چکی ہیں''۔

☆ ...... ان من جملة ما تواتر عن النبی صلی الله عليه وسلم حياة الانبياء فی قبورهم.

(النظم المتناثر من الحدیث المتواتر ...... ص ۴)

ترجمہ: ''جو روایات آنحضرت ﷺ سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور مطہرہ میں زندہ ہوتے ہیں''۔

اس کے علاوہ مندرجہ بالا اکابر محدثینؒ وعلمائے اعلامؒ نے منقولہ بالا حدیث کے صحیح ہونے پر نص فرمائی ہے یا اسے قبول کیا ہے یا اسے استدلالاً ذکر کیا ہے:

(۱) حافظ بیہقیؒ: فتح الباری ...... ج ۱۳ ص ۳۳۱ (۲) حافظ تورپشتیؒ: المعتمد فی المعتقد ...... باب ۲ فصل ۴ (۳) حافظ ابن تیمیہؒ: مختصر الفتاوی المصریہ ...... ص ۱۷۰ (۴) علامہ تاج الدین السبکیؒ: طبقات شافعیہ ...... ج ۲ ص ۲۸۱، ۲۸۲ (۵) علامہ نورالدین ہیثمیؒ: مجمع الزوائد ...... ج ۸ ص ۲۱۱ (۶) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ: فتح الباری ...... ج ۱۳ ص ۳۳۶ (۷) حافظ بدرالدین العینیؒ: عمدۃ القاری ...... ج ۷ ص ۲۰۰

(بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ)

دیکھ کر ہوتا ہے۔ دیکھو بہت سے لوگ ایسے یہاں بیٹھے ہیں جنہوں نے ابھی تک حج نہیں کیا لیکن انہیں بھی پکا یقین ہے کہ خانہ کعبہ شریف وہاں ہے اگر چہ خود نہیں دیکھا کیوں اتنے لوگ بیان کرتے ہیں خانہ کعبہ شریف کا کہ اب کوئی سوچ نہیں سکتا کہ سب نے وہاں بیٹھ کر جھوٹ بولا ہوگا اور سارے جلال پور والے بھی' ملتان والے بھی' انڈونیشیا والے بھی سارے جھوٹ معاذ اللہ بول رہے ہیں تو جتنا یقین خانہ کعبہ کو دیکھ کر ہوتا ہے اتنا ہی یقین خبر متواتر پر ہوتا ہے۔ اسی طرح محدثین ...... کہ یہ حدیث متواترات میں سے ہے یہ کہ حضرت پاک ﷺ کی قبر مبارک مدینہ پاک میں ہے اس میں کسی کافر کو بھی شک نہیں اور یہ کہ وہاں جو حضرت پاک ﷺ کا جسد اطہر ہے وہ دنیا والا ہے خواب وخیال والا نہیں۔ تو جب حیات قبر اطہر میں ہوا تو یہی جسد اطہر فائز الحیات ہے تو دنیا والی حیات ہے اس کا اتنا ہی مقصد ہوتا ہے کہ دنیا والا جسد اطہر فائز الحیات ہے۔

ہر دور میں مسئلہ کی وضاحت کے مختلف انداز

دیکھو ایک زمانہ ہوتا ہے جب مخالفین کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہوتے' ایک زمانہ یہ ہوتا ہے کہ مخالفین کسی عقیدہ کا انکار کرتے ہیں اب پہلے کتابوں میں لکھا تھا کہ حضرت پاک ﷺ کو معراج ہوگا لیکن آج ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں معراج تو ہوا لیکن خواب میں جسم کو نہیں ہوا۔ اس لئے آج ہمیں وضاحت کرنی پڑتی ہے کہ جب تک کوئی یہ نہیں کہتا کہ حضرت اقدس ﷺ کو جسد اطہر کے ساتھ معراج ہوئی۔ ہم کہتے ہیں کہ پتہ نہیں اس کا عقیدہ صحیح ہے یا غلط' پہلی کتابوں میں ضرورت نہیں تھی لکھنے کی' لیکن اب بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی پھر پتہ چلتا ہے کہ اس کا عقیدہ صحیح ہے صرف معراج سے عقیدہ مشکوک ہوتا ہے تو یہ کیوں ضرورت پڑی۔ اب دیکھیے پہلے ہم کہتے تھے کہ ختم نبوت کا معنی ہے کہ حضرت پاک ﷺ سب سے آخر میں آئے۔ لیکن مرزا نے کئی اس میں فتنے ڈال دیے کبھی عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ ڈالا لہذا اس میں اب ہم یہ کہتے ہیں کہ ختم نبوت کا

متواتر حدیث کیا ہے؟

متواتر اسے کہتے ہیں کہ جس کے بارہ میں ایسا یقین ہو جیسا یقین آنکھ سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

(۸) حافظ شمس الدین السخاویؒ: القول البدیع ...... ص ۱۳۵ (۹) حافظ جلال الدین السیوطیؒ: فتاویٰ السیوطی ...... ج ۲ ص ۱۴۷ (۱۰) علامہ سمہودیؒ: وفاء الوفا ...... ج ۳ ص ۴۰۵ (۱۱) علامہ عبدالوہاب الشعرانیؒ: منح المنۃ ...... ص ۹۲ (۱۲) علامہ عبدالرؤف المناویؒ: فیض القدیر ...... ج ۳ ص ۱۸۴ (۱۳) ملا علی قاریؒ: مرقات ...... ج ۳ ص ۲۴۱ (۱۴) مجدد الف ثانیؒ: مکتوبات شریف ...... دفتر ۲ نمبر ۱۶ ص ۲۹ (۱۵) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ: مدارج النبوۃ ...... ج ۲ ص ۵۱۹ (۱۶) علامہ احمد بن محمد الخفاجیؒ: نسیم الریاض ...... ج ۳ ص ۴۹۹ (۱۷) علامہ زرقانیؒ: شرح المواہب ...... ج ۵ ص ۳۳۲ (۱۸) علامہ داؤد بن سلیمان البغدادیؒ: المنحۃ الوھبیۃ ...... ص ۶ (۱۹) علامہ ابوالوفا علی بن محمد ابن عقیل حنبلیؒ: الروضۃ البھیۃ ...... ص ۱۴ (۲۰) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ: فیوض الحرمین ...... ص ۲۸ (۲۱) قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ: تفسیر مظہری ...... ج ۱۰ ص ۳۳۴ (۲۲) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ: فتاویٰ عزیزی ...... ج ۱ ص ۱۹۰ (۲۳) علامہ ابن عابدین الشامیؒ: ردالمحتار ...... ج ۳ ص ۳۶۹ (۲۴) قاضی شوکانی یمنیؒ: نیل الاوطار ...... ج ۳ ص ۳۰۵ و ج ۵ ص ۱۷۸ (۲۵) علامہ آلوسی بغدادی حنفیؒ: روح المعانی ...... ج ۲۲ ص ۳۶ (۲۶) نواب قطب الدین خانؒ: مظاہر حق ...... ج ۱ ص ۴۳۵ (۲۷) مولانا خلیل احمد محدث سہارن پوریؒ: براہین قاطعہ ...... ص ۱۹۹ (۲۸) علامہ انور شاہ کشمیریؒ: فیض الباری ...... ج ۲ ص ۹۳ (۲۹) مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانویؒ: نشر الطیب ...... ص ۱۸۳ (۳۰) شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ: فتح الملہم ...... ج ۳ ص ۳۳۰ (۳۱) مولانا محمد زکریا سہارنپوریؒ: فضائل درود ...... ص ۳۷ (۳۲) علامہ احمد علی سہارنپوریؒ: حاشیہ بخاری ...... ج ۱ ص ۵۱۷۔

اس کے علاوہ اہل سنت کے تمام اکابر مثلاً شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا قاری محمد طیبؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا مفتی مہدی حسن خاں صاحبؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ، مولانا محمد منظور نعمانیؒ، مولانا یوسف بنوریؒ، مولانا شمس الحق افغانیؒ، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹکؒ، مولانا ادریس کاندھلویؒ، مولانا عبداللہ درخواستیؒ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا زاھد الحسینیؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ، مولانا عبدالشکور ترمذیؒ، مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ، مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم، علامہ خالد محمود مدظلہ اور مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ وغیرہ تمام اکابر آنحضرت ﷺ کی حیات فی القبر کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی حیات فی القبر کے منکر کو اہل سنت سے خارج اور بدعتی جانتے ہیں۔ مسئلہ حیات النبی ﷺ کو تفصیلی طور پر جاننے کے لیے میرے شیخ امام اہل سنت، حضرت مرشدی مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر کی تصنیف لطیف "تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتیٰ فی البرزخ والقبور" یا علامہ عبدالشکور ترمذیؒ کی "حیات انبیاء کرام" یا علامہ خالد محمود مدظلہ کی "مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء" کا مطالعہ فرمائیں۔ (محمد ظفر عفی عنہ)

معنی ہے آپ نبیوں میں سب سے آخر میں پیدا ہوئے دنیا میں۔اب یہ جب ہم مفہوم بیان کرتے ہیں اس میں نہ عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ آتا ہے نہ کسی اور کا۔تو اس لئے اب کچھ ایسی وضاحت اس مسئلہ کے لئے علماء کو کرنی پڑی وہ حیات دنیوی اس لئے ہے کہ دنیا والا جسد اطہر فائز الحیات ہے۔اب برزخی اس لئے کہ وہ حیات پاک ہم سے پردہ میں ہے۔

حیات شہداء

اب دیکھو شہداء کی حیات کا قرآن میں صاف لفظوں میں ذکر ہے:

بل احیاء ولکن لا تشعرون

''زندہ ہیں تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں''

یہاں یشعرون نہیں ہے کہ انہیں اپنی زندگی کا شعور نہیں' انہیں تو اپنی زندگی کا پورا پورا شعور ہے ہاں ہمیں ان کی زندگی کا شعور نہیں (سبحان اللہ ......سامعین)

ہمیں شعور کیوں نہیں؟

اچھا ہمیں کیوں شعور نہیں؟ اس لئے کہ ہمارا یہ شعور فانی اور اس فانی زندگی کے لئے ہمیں ملا ہے۔ہم نے مرنا ہے۔اور وہ جو بعد میں حیات ملی وہ باقی اور ہمیشہ کی حیات ہے۔اس لئے اگر فانی شعور اس کا ادراک نہیں کرتا تو قصور اس شعور میں ہے اس حیات میں نہیں ہے۔اگر کراماً کاتبین کی حیات میں کوئی کوتاہی اور کمی نہیں تو اس لئے وہ ہمارے شعور میں نہیں آتی۔معاذ اللہ روضہ پاک کھل جائے تو حضرت ہمیں آرام فرما نظر آئیں گے۔کیونکہ پردہ میں ہے یہ سب کچھ ہوسکتا ہے۔حضرت ﷺ رکوع میں ہوں اس وقت' حضرت سجدہ میں ہوں جیسے خواب میں آدمی نماز پڑھ رہا ہے۔وہ سجدے میں بھی ہو تو ہمیں لیٹا ہوا نظر آتا ہے' وہ قیام میں بھی ہو تو ہمیں لیٹا ہوا نظر آتا ہے۔کیونکہ نیند والی زندگی آدھی کھلی تھی آدھی چھپی ہوتی ہے۔اس لئے اسکو برزخی بھی کہتے ہیں' اور اس کو روحانی بھی کہتے ہیں کیوں؟ اس لئے جس طرح یہ

زندگی جو بیداری والی ہے یہ جسمانی ہے اس میں جسم کو اولیت حاصل ہے اس لئے اگر کسی کو دکھ پہنچانا ہو تو جسم پر تھپڑ مارینگے تو روح کو تکلیف پہنچے گی یا نہیں (پہنچے گی...... سامعین) لیکن خواب میں روح پر پہلے احوال آتے ہیں اور جسم پر بعد میں آتے ہیں اس طرح قبر میں تجلیات پہلے روح پر آرہی ہیں اور روح کے واسطہ سے جسم پر پہنچ رہی ہیں۔اس لئے اس کو روحانی بھی کہتے ہیں اس لئے اگر کہیں روحانی لکھا ہو تو ہمارے خلاف نہیں اب ہم کہتے ہیں کہ آپ جسمانی طور پر یہاں آئے تو کوئی پاگل اسکا مطلب یہ لے گا کہ روح گھر چھوڑ آئے ہیں؟ کوئی پاگل یہ کہے گا کہ بھئی اسکو جسمانی کہہ رہے ہیں لہذا روح گھر رکھی ہوئی ہے۔روح بھی ساتھ آئی ہے لیکن یہاں جسم کو اولیت حاصل ہے اور وہاں روح کو اولیت حاصل ہے اس لئے اس کو روحانی کہتے ہیں یہ مطلب نہیں کہ جسم کے ساتھ روح کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

انبیاء کے جسد جنتی خواص رکھتے ہیں

تو اس لئے یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو حضور پاک ﷺ کو خاص طور پر ایسے اجساد مطہرہ عطا فرمائے ہیں جو دنیا میں ہی جنت کی خاصیت رکھتے ہیں تو جنت کی چیزیں گلا سڑا کرتی ہیں یا نہیں؟ (نہیں ......سامعین) اسی لئے حضرت ﷺ نے فرمایا یہ میرا جسد اطہر ہے یہ گلے سڑیگا ہی نہیں۔کیونکہ یہ جنت کے خواص رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے زمین پر کہ نبیوں کے اجسام کو کچھ نقصان پہنچائیں۔

فنبی اللہ حی یرزق (ابن ماجہ......ص ۱۱۹)

اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

تو عقیدہ یہ ہے کہ اللہ پیدا بھی سب کو کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں بعض ایسی خصوصیات سے نوازتے ہیں جو دوسروں میں نہیں ہوتیں۔انبیاء علیہم السلام میں سب سے اونچا مقام خدا کے بعد حضرت پاک ﷺ کا ہے۔اس لئے یہ جو فرقہ اپنے آپ کو ''مماتی'' کہتا ہے یہ نبی کا دشمن ہے۔یہ اس قبر کو قبر نہیں مانتے' کہتے ہیں